

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینے مالی سال 22ء کی جولائی تا دسمبر کی مدت کے اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیے گئے جنہیں اپریل 2021ء میں اس وقت دستیاب اعداد و شمار اور حالات کے مطابق حتمی شکل دی گئی۔

1 عمومی جائزہ

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کی معیشت کی بحالی جاری رہی اور دوسری سہ ماہی میں اس نمو کی رفتار معتدل ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلی ششماہی کے نقطہ نظر سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں وسیع البند توسیع دکھائی دی، ایف بی آر کے ٹیکسوں میں تیز اضافے کے ساتھ برآمدات بھی بھرپور بڑھیں اور خریف کی فصلوں کی بلند پیداوار درج کی گئی (جدول 1.1)۔ تاہم جوں جوں سال گذرا، کئی برس سے بلند اجناس کی عالمی قیمتوں، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے نے مشکل پیدا کر دی۔ اس دباؤ کی وجہ سے طلب کو معتدل کرنے کے دیگر ضوابطی اقدامات کے علاوہ زری سختی بھی ضروری ہو گئی۔

عالمی سطح پر مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پہلی سہ ماہی میں ڈیلٹا ویرینٹ کے باعث کورونا وائرس کے کیسوں میں اضافے اور دوسری سہ ماہی کے اواخر میں اومی کرون ویرینٹ کی بنا پر ایک نئی لہر کی ابتدا دیکھنے میں آئی۔ تاہم (خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں) معاون پالیسیوں کے تسلسل کے ساتھ ویکسین کی جاری مہموں نے عالمی معاشی بحالی کو برقرار رکھنے میں مدد دی۔ اس کے باوجود کووڈ سے پیدا ہونے والی کنٹینر زکی قلت کی وجہ سے رسدی زنجیر میں تعطل اور کووڈ کے بعد عالمی معاشی بحالی نے بین الاقوامی سطح پر فروخت ہونے والی اجناس کے نرخوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا (شکل 1.1)۔

پاکستان کے اندر کووڈ 19 کے کیسوں میں جو کمی پہلی سہ ماہی کے اختتام پر شروع ہوئی تھی پوری دوسری سہ ماہی میں جاری رہی اور مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے آخر تک ڈیلٹا ویرینٹ کی بنا پر آنے والی لہر تیزی سے کم ہو گئی۔ اگرچہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے آخر تک اومی کرون ویرینٹ سامنے آ گیا تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران یہ کووڈ کیسوں کی ایک اور لہر کا باعث نہیں بنا (شکل 1.2)۔ حکومت کی بھرپور ویکسین مہم کے ہمراہ ان بہتر حالات نے زیادہ تر بلا تعطل معاشی سرگرمیوں کی راہ ہموار کی۔

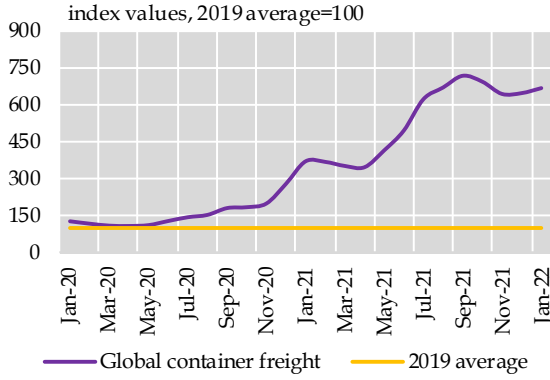
جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار

مالی سال 22ء		مالی سال 21ء		شرح نمو (فیصد)	
سہ 1	سہ 2	سہ 1	سہ 2	سہ 1	سہ 2
7.5	5.5	9.7	1.5	5.5	ایل ایس ایم الف
9.8	11.0	8.6	8.6	8.4	قومی صارف اشاریہ قیمت الف
13.4	10.1	3.0	5.0	6.2	مٹی شعبے کا قرضہ ۳
4.3	3.7	0.6	5.6	4.3	رسد زر (ایم ٹی) ۳
28.9	24.3	34.5	-4.8	0.7	برآمدات ۳
57.0	51.4	63.5	-0.5	4.4	درآمدات ۳
-10.7	-3.3	-7.7	5.1	3.7	شرح مبادلہ (+ اضافہ - کی فیصد) ۳
32.1	26.9	38.3	5.6	6.2	ٹیکس حاصل ایف بی آر ۳
9.75	9.75	7.25	7.0	7.0	پالیسی ریٹ (آخر مدت) ۳
ارب ڈالر					
15.8	7.6	8.2	14.2	7.1	ترسیلات ۳
1.1	0.6	0.5	0.9	0.4	پاکستان میں ایف ڈی آئی ۳
9.9	5.1	4.8	1.5	1.5	زر مبادلہ قرضے (خالص) ۳
-9.0	-5.5	-3.5	1.2	0.4	جاری کھاتے کا توازن ۳
0.4	-1.6	2.0	1.3	1.3	اسٹیٹ بینک زر مبادلہ ذخائر میں تبدیلی ۳
فیصد جی ڈی پی					
-2.1	-1.5	-0.7	-2.1	-1.2	مالیاتی توازن ۳
0.1	-0.2	0.3	0.6	0.1	بنیادی توازن ۳

ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ۳ اسٹیٹ بینک؛ ۴ وزارت خزانہ

علاوہ ازیں کئی پالیسی عوامل نے ملکی طلب کو بلند رکھنے میں کردار ادا کیا۔ خاص طور پر غیر سودی جاریہ مصارف میں اضافے کے ہمراہ وفاقی اور صوبائی ترقیاتی اخراجات میں توسیع نے معاشی نمو کو بڑھانے میں حصہ ڈالا۔ جہاں تک زری پہلو کا تعلق ہے، دو اہم عوامل نے استعداد میں توسیع اور اقتصادی سرگرمیوں کے لیے سہولت پیدا کی: مالی سال 21ء کے سازگار زری حالات کے مؤثر اثر کے ہمراہ اسٹیٹ بینک کی رعایتی فنانسنگ اسکیمیں؛ اور مالی سال 22ء کے آغاز میں گجائٹ پالیسی ماحول۔ ساتھ ہی ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس) کے تسلسل نے کاروباری اداروں کو اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے نمٹنے میں مدد دی۔

شکل 1.1 ب: کنٹینر فریٹ شیڈ مارک (WCD کمپوزٹ)

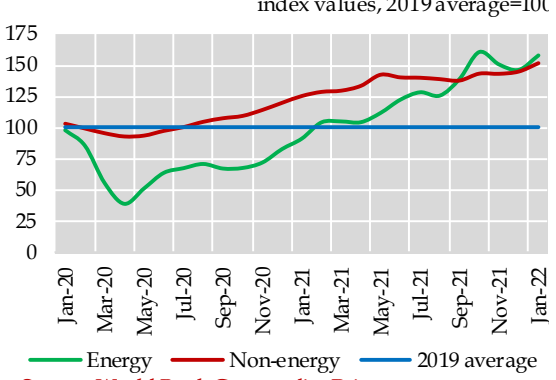


Source: Bloomberg

ماہی کے دوران خام مال کا استعمال گھٹ گیا اور کھاد کا استعمال بلند قیمتوں کی وجہ سے کافی کم ہو گیا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کا قرضہ سال بسال بنیاد پر تقریباً چار گنا بڑھ گیا۔ اس کا بنیادی سبب جاری سرمائے کی ضروریات تھیں جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھی ہوئی ملکی طلب، بلند برآمدات نیز اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور اس کے نتیجے میں تھوک قیمت اشاریے (WPI) کی سطح اوپر جانے کی وجہ سے بڑھ گئیں۔ معاشی سرگرمیوں میں توسیع معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں اور صارفی مالکاری کی طلب میں بھی نمایاں تھی۔ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی نمونہ ٹیلی کام اور ٹیکسٹائل کے شعبوں نے سب سے بڑا کردار ادا کیا، اڈل الذکر کا سبب فوری لائسنس کا اجراء اور مؤخر الذکر کا ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف کی بنا پر مشینز کی درآمدات اور استعداد میں توسیع تھی۔ دوسری سہ ماہی میں سست نمونے کا وجود مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں صارفی مالکاری 26 فیصد بڑھی۔ دوسری سہ ماہی میں صارفی مالکاری کی نمونہ رفتار میں پالیسی کے باعث اعتماد آیا اور پالیسی ریٹ میں اضافے اور طلب گھٹانے کے ضوابط کی اقدامات کے بعد گاڑیوں کے قرضوں اور ذاتی قرضوں میں منفی نمونہ درج کی گئی۔ تاہم ہاؤسنگ اور تعمیرات کے لیے اسٹیٹ بینک کے لازمی اہداف کی وجہ سے دونوں سہ ماہیوں میں مکاناتی قرضوں کی مسلسل نمونے اس کی تلافی کر دی۔

شکل 1.1 الف: عالمی توانائی اور غیر توانائی قیمتوں کا رجحان

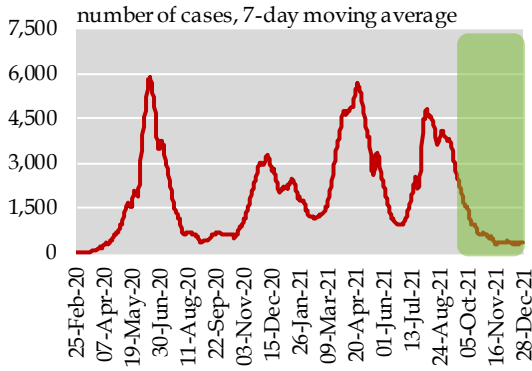


Source: World Bank Commodity Price

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم میں وسیع البنیاد اضافہ دیکھا گیا گو کہ پہلی سہ ماہی میں 9.7 فیصد اضافہ دوسری سہ ماہی کی قدر سے معتدل 5.5 فیصد نمونے کافی زیادہ تھا۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے برعکس جب ایل ایس ایم کے 22 شعبوں میں سے 11 میں مثبت نتائج درج کیے گئے تھے، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 16 شعبوں کی پیداوار میں نمونہ درج کی گئی۔ اسٹیٹ بینک کی عارضی معاشی نو مالکاری سہولت (TERF)، طویل مدتی مالکاری سہولت (LTFF) اور دیگر اسکیموں کے علاوہ، جن سے ٹیکسٹائل شعبے کو اپنی استعداد اور پیداوار بڑھانے میں مدد ملی، مالیاتی پالیسی کے اقدامات سے بھی اس نمونہ کو تقویت ملی۔ گاڑیوں کے لیے (ملکی فروخت اور درآمد شدہ خام مال پر) ٹیکس کٹوتی اس شعبے کو تحریک دینے والے عوامل میں شامل تھی جبکہ فولاد کے شعبے کو حکومت کے تعمیراتی بیکنج اور بلند ترقیاتی اخراجات سے فائدہ پہنچتا رہا۔ ایل ایس ایم اشاریے میں شامل کیے جانے والے ایک نئے اندراج ویئرنگ ایپریل میں مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ ہوا جو کہ پاکستان کی ملبوساتی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی بیرونی طلب سے مطابقت رکھتا ہے۔

خریفہ کے دوران شعبہ زراعت کی نمونہ بنیادی طور پر چاول اور گنے کی ریکارڈ پیداوار سے تحریک ملی جس کا بڑا سبب زیر کاشت رقبے میں اضافہ تھا۔ گذشتہ سال کے دوران کپاس کی پیداوار بھی بڑھ گئی؛ اسے زیادہ تر سازگار موسمی حالات سے فائدہ پہنچا جنہوں نے کپاس کی پیداوار کی یافت میں نمایاں اضافے کے قابل بنایا جس سے زیر کاشت رقبے میں کمی کی تلافی ہوئی۔ تاہم رتبہ میزن میں دوسرے سے

شکل 1.2: پاکستان میں کووڈ 19 کے کیسوں کا رجحان



Source: World Health Organization

سے تلف پذیر ایشیا کی قیمتوں میں کمی کی تلافی ہو گئی۔ اس کے علاوہ پیٹرول، ایل پی جی اور بجلی کی سرکاری قیمتوں میں اضافے خام مال کی لاگت کو بڑھاتے رہے۔ ساتھ ہی قومی مہنگائی بھی بڑھ گئی اور دوسری سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی پاسکٹوں میں نصف سے زیادہ غیر غذائی غیر توانائی ایشیا کے نرخوں میں اوسط سے زیادہ اضافہ درج کیا گیا۔

مہنگائی کے وسیع البناد دباؤ اور جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کی صورت حال میں زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے پہلی سہ ماہی کے آخر میں پالیسی ریٹ میں 25 بیس پوائنٹس کا اضافہ کر دیا۔ بعد ازاں عالمی نرخوں میں زیادہ اور مسلسل اضافے کے باعث جب خطرات کا توازن توقع سے زیادہ رفتار سے نمو سے ہٹ کر مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کی طرف منتقل ہو گیا تو ایم پی سی نے دوسری سہ ماہی میں دو بار پالیسی ریٹ میں اضافہ کیا: نومبر 2021ء میں 150 بیس پوائنٹس اور پھر دسمبر 2021ء میں 100 بیس پوائنٹس۔ زری پالیسی کی سیٹنگ کے اس طرح معمول پر لائے جانے کا مقصد معاشی نمو اور بیرونی کھاتے دونوں میں پائیداری کو یقینی بنانا نیز مہنگائی کی توقعات کو قابو کرنا تھا۔

ریٹ میں اضافے کے علاوہ طلبی دباؤ کو معتدل کرنے کے لیے تین اضافی اقدامات کیے گئے۔ اول، زر کی رسد کو سخت کرنے کے لیے بینکوں کے لیے اوسط نقد محفوظ کی شرط میں اضافہ کر دیا گیا۔ دوم، بجلی سہ ماہی کے آخر میں صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط سخت کیے گئے اور گاڑیوں کے قرضوں اور ذاتی قرضوں میں سسکڑاؤ کی

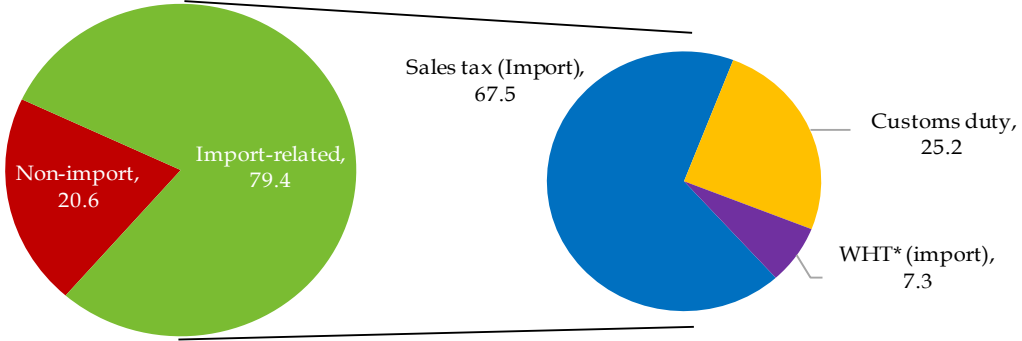
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں دوہندسی نمو کے ساتھ کارکنوں کی تزیلات زر 15.8 ارب ڈالر تک پہنچ جانے کے باوجود اجناس کی روز افزوں عالمی قیمتوں کے ہمراہ بڑھتی ہوئی ملکی طلب خصوصاً صنعتی مال کی طلب بھی جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کا سبب بنی۔ دوسری سہ ماہی میں رفتار کسی قدر کم ہونے کے باوجود پہلی ششماہی میں برآمدات خاصی بڑھیں۔ اکائی قیمتیں اور برآمدی حجم دونوں میں اضافے نے اس نمو میں کردار ادا کیا۔ اگرچہ یہ حرکیات ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل دونوں ذیلی شعبوں میں عمومی طور پر نظر آرہی تھیں تاہم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل ایشیا نے اس شعبے کی برآمدات کو بڑھانے میں غالب کردار ادا کیا۔ نتیجتاً مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی برآمدات میں 3.4 ارب ڈالر کا سال بسال اضافہ ہوا اور وہ 15.2 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ یہ برآمدات میں آج تک کا بلند تر ششماہی اضافہ ہے۔

تاہم دوسری سہ ماہی میں سست تر درآمدی رفتار کے باوجود مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں اضافہ برآمدات میں اضافے کا تقریباً چار گنا تھا۔ اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے غالب کردار کے علاوہ درآمدی نمو خام مال اور سرمایہ جاتی ایشیا کی بلند طلب، کووڈ 19 ویکسین کی خریداری اور ملکی رسد کی کوپورا کرنے کے لیے گندم اور چینی کی درآمد کی مسلسل ضرورت کی وجہ سے بھی تیز ہوئی۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کے ساتھ بین البینک منڈی میں روپے کی قدر 10.7 فیصد کم ہو گئی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر قدرے مستحکم رہے۔ پہلی سہ ماہی میں یورو بانڈ کے اجراء سے آنے والے ایک ارب ڈالر اور آئی ایم ایف سے 2.8 ارب ڈالر کے اضافی ایس ڈی آر مختص کیے جانے کے ساتھ ساتھ دوسری سہ ماہی میں سعودی عرب سے 3 ارب ڈالر کے دو طرفہ ڈپازٹس سے اسٹیٹ بینک کی زر مبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن کو سہارا ملا۔

مہنگی درآمد شدہ اجناس (جیسے خوردنی تیل اور دالیں) اور کچھ طلبی دباؤ نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارفی اشاریہ قیمت مہنگائی (NCPI) کو دوہندسی حدود میں داخل کر دیا۔ غذائی مہنگائی، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرانی میں سب سے بڑا عنصر تھا، زیادہ تر غیر تلف پذیر ایشیا کی وجہ سے بڑھی جس

شکل 1.3: ایف بی آر کی مجموعی ٹیکس وصولی میں درآمدی ٹیکسوں کی عموماً فیصد حصہ* - پہلی ششماہی م س 22ء



*Import-related taxes include: sales tax (imports), custom duty and Withholding tax (WHT) on imports

Source: Federal Board of Revenue

پائیدار معاشی نمو کی راہ میں حائل مختلف ساختی رکاوٹوں کے علاوہ، جن کو اسٹیٹ بینک کی سہ ماہی اور سالانہ رپورٹوں میں بار بار اجاگر کیا جاتا رہا ہے، مختلف اقسام کی اصلاحات کی منصوبہ بندی اور عملدرآمد میں سرکاری اور نجی شعبے کی شراکت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کی غرض سے باقاعدگی سے سرکاری نجی اشتراک (PPD) معاشی نمو اور ترقی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے خصوصاً دنیا بھر میں سرکاری منصوبہ بندی نوعیت کے اعتبار سے شراکت، شمولیتی اور مارکیٹ سے ہم آہنگ ہو گئی ہے۔

اس سلسلے میں اس رپورٹ میں ایک خصوصی سیکشن شامل کیا گیا ہے جس میں ٹریڈ آرگنائزیشنز یعنی تجارتی تنظیموں کے کردار پر زور دیا گیا ہے۔ اس سیکشن میں مقامی تجارتی تنظیموں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سرکاری نجی اشتراک کو مؤثر بنانے اور اپنے ارکان کو منڈی کی اضافی خدمات فراہم کرنے میں ان کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس میں کچھ مسائل کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جاسکے کہ مقامی تجارتی تنظیموں کو کاروباری ماحول کو بہتر بنانے اور ملک کی معاشی نمو اور ترقی میں حصہ ڈالنے کا مقصد پورا ہو سکے۔

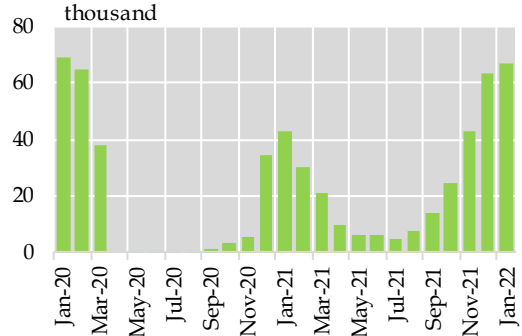
معاشی منظر نامہ

توقع ہے کہ معیشت کی نمو مالی سال 22ء کے لیے پیش گوئی کی حدود 4-5 فیصد کے درمیان رہے گی جو پچھلے برس کی نمو 5.6 فیصد سے کم ہے۔ یہ منظر نامہ تین بنیادی

صورت میں اس کا اثر دوسری سہ ماہی میں نظر آیا۔ سوم، ستمبر 2021ء میں 114 اضافی اشیا پر 100 فیصد کیش مار جن عائد ہوا جس سے ان اشیا کی تعداد 525 ہو گئی۔ مالیاتی پہلو سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی خسارے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور وہ پچھلے سال کی سطح یعنی جی ڈی پی کے 2.1 فیصد پر رہا۔ تاہم مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی توازن کم ہو کر جی ڈی پی کا 0.1 فیصد رہ گیا جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.6 فیصد تھا کیونکہ غیر سودی اخراجات میں اضافے نے ٹیکس حاصل میں بھرپور اضافے کو زائل کر دیا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر سودی اخراجات تیزی سے بڑھے جس کا سبب سماجی تحفظ اور زرعات کے مصارف تھے۔ پہلی ششماہی میں وفاقی پی ایس ڈی پی میں تقریباً بیس فیصد اضافہ ہوا گو کہ حکومت کی مالیاتی خسارہ کم کرنے کی کوششوں کے باعث دوسری سہ ماہی میں اس میں کمی آئی۔ جہاں تک حاصل کا تعلق ہے، دوسری سہ ماہی میں کچھ سست نمو کے باوجود مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں ایف بی آر کے ٹیکس 32 فیصد بڑھ گئے کیونکہ معاشی سرگرمیاں بہتر ہوئیں اور پچھلے برس کے مقابلے میں قیمتوں کی عمومی سطح بڑھی۔ تاہم زیادہ تر اضافہ درآمدی ٹیکسوں کی جانب سے آیا جس کی وجہ درآمدی حجم میں وسیع البنیاد اضافہ، اجناس کی عالمی قیمتیں اور روپے کی قدر میں کمی تھی (شکل 1.3)۔

شکل 1.4: جی سی سی جانے والے تارکین وطن کی تعداد



Source: Bureau of Emigration and Overseas Employment

عوامل پر مبنی ہے: اول، بعض شعبوں میں صنعتی پیداوار میں سست روی ہو سکتی ہے جس کا جزوی سبب زری سختی کا مؤثر اثر اور مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں کیے جانے والے دیگر ضوابطی اقدامات ہیں۔ خاص طور پر سست روی صارفی مالکاری سے متاثرہ شعبوں میں دیکھی جاسکتی ہے جیسے گاڑیاں اور دیگر صارفی اشیاء۔ تاہم برآمدی شعبے متوقع طور پر اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیموں (ای ایف ایس اور ایل ٹی ٹی ایف) سے بدستور مستفید ہوتے رہیں گے کیونکہ اپریل 2022ء میں اعلان کردہ ای ایف ایس پر شرح سود میں اضافے کا مؤثر اثر ہونے کی توقع ہے۔

دوم، زرعی پیداوار کے بارے میں غیر یقینی ہے۔ ایک جانب خریف کی فصلوں کے تخمینے امید افزا نہیں اور گنے اور چاول کے لیے ریکارڈ کا تخمینہ لگایا گیا ہے جبکہ کپاس کی مناسب نمو متوقع ہے۔ تاہم دوسری جانب گندم کی فصلوں کو درپیش کمزوریوں کے باعث کمی کے خطرات ہیں کیونکہ م س 22ء کی دوسری سہ ماہی میں گندم میں خام مال کا استعمال کم کیا گیا۔ سوم، اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی کارکردگی شعبہ خدمات کی نمو کو تحریک فراہم کرتی رہے گی جبکہ درآمدی نمو بھی سہارا دے گی۔

جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، جی ایس ٹی کی اصلاح اور بعض کیسز میں مستثنیات کا خاتمہ مالی سال 22ء کے مالیاتی خسارے کے لیے اچھا لگن ہے۔ تاہم تیل سمیت اجناس کی توقع سے زائد قیمتیں مارچ 2022ء میں حکومت کے ایندھن اور بجلی کی قیمتیں منجمد کرنے کے فیصلے کے پیش نظر سبڈیزپر حکومت کا خرچ بڑھا سکتی ہیں۔

قومی صارف اشاریہ قیمت گرانی مالی سال 22ء میں 11-9 فیصد کی پیش گوئی کی حدود سے تھوڑی متجاوز ہونے کی توقع ہے۔ اس پیش گوئی کو 17 اپریل 2022ء کو ایم پی سی نے اپنے فیصلے میں بڑھایا تھا۔ مارچ 2022ء میں ایندھن اور بجلی کی مقررہ قیمتوں کو کم اور منجمد کرنے کے حکومت کے فیصلے سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے خطرات کی خاصی تلافی ہو جاتی ہے۔ تاہم روس اور یوکرین کے درمیان جیو پالیٹیکل کشیدگی کے باعث تیل، غذا اور کھاد کی عالمی قیمتوں کے توقع سے زیادہ بڑھنے سے اضافے کا خطرہ پیدا ہو تا ہے۔ یہ دونوں ممالک متعدد اجناس بشمول تیل، گیس، گندم، کھاد، دھاتوں اور خوردنی تیل (سورج مکھی کا تیل) کے اہم سپلائرز ہیں۔

تیل برآمد کرنے والے جی سی سی کے ممالک اور ترقی یافتہ معیشتوں میں بڑھتی ہوئی آمدنی کے سبب مالی سال 22ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں اچھی نمودار ہونے کی توقع ہے۔ مزید برآں، پاکستانی کارکنوں کی جانب سے روس کی ماہانہ آمد بھی کووڈ سے پہلے کے زمانے کی سطح پر لوٹ آئی ہے (شکل 1.4)۔

مالی سال 22ء میں برآمدات کی بھی بڑھتے رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں اور چاول کی ریکارڈ پیداوار کے تخمینوں کے ساتھ ساتھ ایندھن اور بجلی کے نرخوں میں کٹوتی برآمد کنندگان کو بین الاقوامی منڈیوں میں مسابقت قائم رکھنے میں مزید مدد دے گی۔ تاہم برآمدی نمو کے امکانات کو ترقی یافتہ ممالک میں پالیسی کی تبدیلی سے خطرات لاحق ہیں کیونکہ اس سے صارفی اخراجات متاثر ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی معاشی نمو کی رفتار سست ہو سکتی ہے۔ مزید یہ کہ روس یوکرین جنگ کا اثر بھی یورپی یونین میں طلب میں کمی کا خطرہ پیدا کر رہا ہے کیونکہ یورپی یونین کی توانائی کی تقریباً 40 فیصد رسد روس فراہم کرتا ہے۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ مالی سال 22ء میں درآمدی ادائیگیوں کو بلند سطح پر رکھے گا جس سے مجموعی معاشی سرگرمی پر زری سختی اور طلب گھٹانے کے دیگر ضوابطی اقدامات کے مؤثر اثر کی بنا پر درآمدی حجم میں متوقع کمی کی جزوی

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2021-22ء

بجائے بیرونی ذرائع سے کی جاتی ہے۔ ان خریداریوں میں بیرونی ماکاری مالی کھاتے میں درج کی جاتی ہے۔ مزید برآں، فروری 2022ء میں ای ایف ایف کے چھٹے جائزے کی تکمیل سے آئی ایم ایف سے ایک ارب ڈالر ملے جبکہ پاکستان نے جنوری 2022ء میں ایک ارب ڈالر کے صلکوک بھی جاری کیے۔ یہ امکان بھی ہے کہ پاکستان کی کثیر فریقی اور کمرشل ماکاری تک رسائی برقرار رہے گی جس سے اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر کو قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔

تلافی ہو جائے گی۔ نتیجے کے طور پر پیش گوئی کے مطابق جاری کھاتے کا خسارہ متوقع طور پر بڑھ کر جی ڈی پی کے لگ بھگ 4 فیصد تک پہنچ جائے گا۔

تاہم بیرونی کھاتے کا دباؤ قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ کچھ بڑی درآمدی اشیاء جیسے کووڈ 19 ویکسین اور توانائی کی درآمدات (تیل اور ایل این جی) زیادہ تر بشکل جنس درآمد کی جاتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ادائیگی بین البینک زرمبادلہ منڈی کے